

سوال

دیکھا گیا ہے کہ بعض طواف کرنے والے ایک شخص جسے "مطوف" کہا جاتا ہے کے پیچھے چل رہے ہوتے ہیں وہ دعا کرتا ہے اور باقی لوگ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں ، اس عمل کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

بعض لوگ یہ بھی غلطی کرتے ہیں کہ ایک شخص کے پیچھے جمع ہو جاتے ہیں جو انہیں طواف کرواتا ہے اور بلند آواز کے ساتھ انہیں دعائیں پڑھاتا ہے اور وہ سب لوگ بیک آواز اسکے پیچھے پیچھے پڑھتے ہیں جس کی بنا پر آوازیں بلند ہو جاتی ہیں اور باقی طواف کرنے والوں کو پریشانی اور تشویش کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے جو کہ خشوع ختم کردیتی اور اس امن والی جگہ میں اللہ کے بندوں کو اذیت سے دوچار کرتی ہے ۔

کتنی ہی اچھی بات ہے کہ اگر طواف کروانے والا یہ شخص جب کعبہ کے پاس آئے اور انہیں لے کر کھڑا ہو اور انہیں سمجھائے کہ آپ نے یہ یہ کام کرنا ہے اور یہ یہ کہنا ہے اور جو تم پسند کرتے ہو دعائیں کرتے رہو اور خود ان کے ساتھ ساتھ چلتا رہے تا کہ کوئی شخص غلطی نہ کر سکے ، تو وہ سب خشوع اور اطمینان کے ساتھ طواف کرتے ہوئے اپنے رب سے خوف اور امید رکھتے ہوئے عاجزی و انکساری اور خفیہ طریقہ سے جو چاہیں دعائیں کریں ، جن کے معانی کا بھی انہیں علم ہو اور انکا مقصود بھی ہو، لوگ بھی ان کی اذیت سے محفوظ رہیں ۔

اور اسی طرح دعا میں آواز بلند کرنا بھی غلطی ہے، کیونکہ بعض طواف کرنے والے لوگ اپنی دعا بلند آواز سے کرتے ہیں اور آواز اتنی بلند ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کا خشوع ختم کرتے ہوئے دیگر طواف کرنے والوں کیلئے باعث تشویش اور بیت اللہ کی ہیبت ختم کرنے کا سبب بنتی ہے، حالانکہ لوگوں کی عبادت میں تشویش پیدا کرنا بری بات ہے، چنانچہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھا کر فرمایا: (خبردار! تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے سرگوشیاں کر رہا ہے لہذا تم ایک دوسرے کو تکلیف سے دوچار نہ کرو اور قرآت میں ایک دوسرے سے آواز بلند نہ کرو یا یہ فرمایا کہ نماز میں)

ابوداؤد (1332) البانی نے صحیح ابوداؤد (1183) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

لیکن بعض لوگ - ہم اپنے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتے ہیں - مطاف میں دعا کرتے وقت اپنی آواز بلند کرتے ہیں ، اور اس میں جیسا کہ ہم ذکر بھی کرچکے ہیں کہ کئی ایک ممنوعات ہیں ان سے خشوع جاتا رہتا ہے ، اور بیت اللہ کی ہیبت ختم ہوجاتی ہے ، اور طواف کرنے والوں کے لیے تشویش پیدا ہوتی ہے یہ سب کچھ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کے ظاہر کے بھی مخالف ہے :

(ادعوا ربکم تضرعاً وخفیةً إنه لا یحب المعتدین)

تم لوگ اپنے پروردگار سے گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی دعا کیا کرو، واقعی اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے ۔ الاعراف 55.